کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟

برکت پانے کا راز

kyā tū mujhe pyār kartā hai? barkat pāne kā rāz

Do You Love Me? Receiving In Full Measure

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 36]

(Urdu—Persian script)

© 2024 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is derived from R. Gunther https://www.freebibleimages.org/illustrations/rg-resurrection-galilee/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

اچھے چرواہے کی پکار سنو	2
اچھے چرواہے کی برکت پاؤ	3
اچھے چرواہے کی تقویت پاؤ	5
اچھے چرواہے کا پیار قبول کرو	9
اچھے چرواہے کی فطرت اپناؤ	11
آپسی جلن چھوڑ دو	15
اچھے چرواہے کی سچائی اپناؤ	17
انجیل، یوحنا 21	19

جمعے کے دن عیسیٰ مسیح کو سزائے موت دی گئی۔ شاگرد ڈر کے مارے چُھپ گئے۔ اُن کے خواب دھول میں ملائے گئے تھے۔ وہ سَن رہ گئے۔ آگے کوئی راستہ نہیں دِکھ رہا تھا۔

ہفتے کا دن گزر گیا۔ پھر اتوار کا دن شروع ہوا۔ اُس دن کچھ لوگوں نے اچانک عیسیٰ مسیح کو دیکھا۔ اور وہ بھوت نہیں تھا۔ اُس کا پکا جسم تھا۔ بے شک وہ جگہ اور وقت کا پابند نہیں تھا، لیکن وہ کھانا کھا سکتا تھا۔ اُس کی آواز اور انداز—سب کچھ ویسا ہی تھا۔ شاگرد اُسے چھو سکتے تھے، بالکل عام آدمی کی طرح۔ تب اُس نے شاگردوں کو فرمایا کہ گلیل جا کر مجھ سے ملو۔ اب یوحنا ہمیں گلیل کا ایک واقعہ سناتا ہے۔ اِس سے ہم کئی سبق سیکھتے ہیں۔ پہلا سبق،

اچھے چرواہے کی پکار سنو

چھ شاگرد پطرس کے ساتھ جمع تھے۔ تب پطرس نے کہا، ”مَیں مچھلی پکڑنے جا رہا ہوں۔“ مچھلی پکڑنا تو اُس کا پیشہ ہی تھا۔ یہ کام کرتے ہوئے وہ پروان چڑھا تھا۔

دوسروں نے کہا، ”ہم بھی ساتھ جائیں گے۔“ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ لیکن اُس پوری رات ایک بھی مچھلی ہاتھ نہ آئی۔ صبح سویرے عیسیٰ مسیح جھیل کے کنارے پر آ کھڑا ہوا۔ لیکن دُھندلے پن میں شاگردوں نے اُسے نہ پہچانا۔ اُس نے اُن سے پوچھا، ”بچو، کیا تمہیں کھانے کے لئے کچھ مل گیا؟“

آج عیسیٰ مسیح کنارے پر کھڑے ہمیں بھی پکار رہا ہے۔ شاید ہم اُسے اب تک دُھندلے پن میں صاف پہچان نہیں سکتے۔ ہم اپنے معمول کے کام میں جُٹے ہیں مگر خاص برکت حاصل نہیں ہو رہی۔ تب اچھا ہے کہ ہم اچھے چرواہے کی آواز سن لیں۔ وہ تو اپنی بھیڑوں کی فکر کرتا ہے۔

◄ کیا ہم اُس کی آواز سنتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح کے سوال پر شاگردوں نے جواب دیا کہ اب تک کچھ نہیں ملا۔

◄ کیا شاگردوں کو عیسیٰ مسیح کے بِنا مچھلیاں مل گئی تھیں؟

ایک بھی نہیں۔ کتنی بار ہم بڑی محنت مشقت کرتے ہیں اور کوئی پھل، کوئی اچھا نتیجہ نظر نہیں آتا۔ ایسے موقعوں پر انسان سوچتا ہے کہ کیا خدا مجھے سزا دے رہا ہے؟ میرے دوست، پہلے اچھے چرواہے کی پکار سنو۔ دوسرا سبق،

اچھے چرواہے کی برکت پاؤ

عیسیٰ مسیح نے کہا، "اپنا جال کشتی کے دائیں ہاتھ ڈالو، پھر تم کو کچھ ملے گا۔" اُنہوں نے ایسا کیا تو مچھلیوں کی اِتنی بڑی تعداد تھی کہ وہ جال کشتی تک نہ لا سکے۔

◄ جب عیسیٰ مسیح نے ساتھ دیا، تو کیا اُن کو مچھلی مل گئی؟

ہاں، اِتنی مچھلیاں کہ جال پھٹنے کا خطرہ تھا۔

تب یوحنا نے پطرس سے کہا، "یہ تو خداوند ہے۔" یوحنا، عیسیٰ مسیح کے بہت قریب رہا تھا اِس لئے اُسے جلد ہی پتہ چل گیا کہ یہ کون ہے۔ اُس کی بات سنتے ہی پطرس اپنی چادر اوڑھ کر پانی میں کود پڑا (اُس نے چادر کو کام کرنے کے لئے اُتار لیا تھا۔) یوحنا سمجھنے میں تیز تھا جبکہ پطرس قدم اُٹھانے میں تیز تھا۔

دوسرے شاگرد کشتی پر سوار اُس کے پیچھے آئے۔ وہ کنارے سے زیادہ دُور نہیں تھے، تقریباً سَو میٹر کے فاصلے پر۔ اِس لئے وہ مچھلیوں سے بھرے جال کو پانی میں کھینچ کھینچ کر خشکی تک لائے۔ وہ کشتی سے اُترے تو دیکھا کہ لکڑی کے کوئلوں کی آگ پر مچھلیاں بُھنی جا رہی ہیں اور ساتھ روٹی بھی ہے۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، "اُن مچھلیوں میں سے کچھ لے آؤ جو تم نے ابھی پکڑی ہیں۔"

پطرس کشتی پر گیا اور جال کو خشکی پر گھسیٹ لایا۔ یہ جال 153 بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا، تو بھی وہ نہ پھٹا۔

◄ یوحنا ہمیں یہ سارا ماجرا اِتنی تفصیل سے کیوں بتاتا ہے؟

عیسیٰ مسیح اُنہیں ایک اہم سبق سکھانا چاہتا تھا۔ یہ کہ میرے بِنا تمہارا کام پھل دار نہیں ہو سکتا چاہے تم کتنی محنت مشقت کیوں نہ کرو۔ مَیں ہی ابدی زندگی کا چشمہ ہوں۔ پل در پل میری آواز سنو۔ تب ہی برکت کی بارش تم پر برسے گی۔ تب ہی برکت کا جال پھٹے گا نہیں۔ تیسرا سبق،

اچھے چرواہے کی تقویت پاؤ

عیسیٰ مسیح نے اُن سے کہا، "آؤ، ناشتہ کر لو۔" کسی بھی شاگرد نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی کہ "آپ کون ہیں؟" کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ یہ خداوند ہی ہے۔ پھر عیسیٰ مسیح نے روٹی اور مچھلی کھلائی۔

یہ کتنی انوکھی ضیافت تھی! اُنہوں نے کتنی بار اپنے آقا کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ بے شک اُنہیں وہ کھانا بھی یاد آرہا تھا جب عیسیٰ مسیح نے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا تھا۔ اُس وقت لوگ جوش میں آ کر اُسے دُنیا کا بادشاہ بنانا چاہتے تھے لیکن وہ چپکے سے وہاں سے کھسک گیا تھا۔ اب بات بالکل فرق تھی۔ اب

شاگردوں کے سامنے آسمان کا بادشاہ کھلے طور سے کھڑا تھا—وہ جس نے فرمایا تھا،

> مَیں ہی زندگی کی وہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتر آئی ہے۔ جو اِس روٹی سے کھائے وہ ابد تک زندہ رہے گا۔
>
> (یوحنا 51:6)

اپنی قربانی سے اُس نے انسان کو یہ زندگی بخش دی تھی—وہ ابدی زندگی جو ایمان دار کے دل میں ہوتی ہے اور جو اُسے دریائے موت کے پار اچھے چرواہے کی گود میں لے جاتی ہے۔ لیکن عیسیٰ مسیح ایک اَور بات بھی دکھانا چاہتا تھا۔ یہ سمجھنے کے لئے آؤ، ہم ایک سوال پوچھیں:

- کیا شاگردوں کے ناشتے کے لئے اُن کی مچھلیاں ضروری تھیں؟ بالکل نہیں۔ جب شاگرد جھیل کے کنارے پر پہنچے تو کوئلوں پر مچھلی بُھنی جا رہی تھی اور ساتھ روٹی تھی۔ پھر بھی اُس نے فرمایا کہ پکڑی

مچھلیوں میں سے کچھ کھانے کے لئے لاؤ۔ وہ اِس سے ایک بات دکھانا چاہتا تھا۔

► **کیا بات دکھانا چاہتا تھا؟**

یہ کہ مجھے تمہاری خدمت پسند ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ تم مل کر میری خاطر محنت مشقت کرو۔ بے شک اب سے تم مچھلی نہیں پکڑو گے۔ اب سے تم ماہی گیر کے بجائے آدم گیر یعنی لوگوں کو پکڑنے والے ہو گے۔ کس طرح؟ اُنہیں میرے گھر والے بننے کی دعوت دینے سے۔ ایک اَور سوال اُبھر آتا ہے:

► **عیسیٰ مسیح شاگردوں کے ساتھ کھانے کی رفاقت کیوں رکھنا چاہتا تھا؟**

وہ چاہتا تھا کہ شاگرد اُس کے حضور مل کر کھانا کھانے کی اہمیت سمجھیں۔

► **مل کر اُس کے حضور کھانا کھانے کی کیا اہمیت ہے؟**

اُس کے حضور کھانا کھانا رفاقت کا سب سے گہرا نشان ہے۔

► **یہ کیوں سب سے گہرا نشان ہے؟**

اِس لئے کہ یہ اُس آخری کھانے کی طرف اشارہ ہے جو عیسیٰ مسیح نے شاگردوں کے ساتھ کھایا۔ اُس کے بارے میں لکھا ہے،

> عیسیٰ نے روٹی لے کر [...] کہا، "یہ لو اور کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔" پھر اُس نے مَے کا پیالہ [...] اُنہیں دے کر کہا، "تم سب اِس میں سے پیو۔ یہ میرا خون ہے، نئے عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے تاکہ اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے۔" (متی 26:26-29)

آج تک اُس کے حضور مل کر کھانا کھانے سے ہم جو شاگرد ہیں اِس کھانے کی یاد کرکے وہ طاقت پاتے ہیں جو اِس دُنیا میں قائم رہنے کے لئے درکار ہے۔ ساتھ ساتھ ہم اُس دن کی خوشی مناتے ہیں جب ہم اُس کے ساتھ مل کر اُس کے ابدی گھر میں ضیافت کریں گے۔

◄ کیا آپ اچھے چرواہے کی یہ تقویت پاتے رہتے ہیں؟

چوتھا سبق،

اچھے چرواہے کا پیار قبول کرو

کھانا کھانے کے بعد عیسیٰ مسیح پطرس سے مخاطب ہوا، "شمعون، کیا تُو اِن کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟"

◄ اُس نے یہ کیوں پوچھا؟

صلیبی موت سے پہلے عیسیٰ مسیح نے فرمایا تھا کہ آج رات تم سب میری بابت برگشتہ ہو جاؤ گے۔ اُس وقت پطرس نے اعتراض کیا تھا کہ دوسرے بے شک سب برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں ہوں گا۔ مطلب ہے مَیں دوسروں سے زیادہ وفادار ہوں۔ پھر بھی اُس نے بعد میں تین بار کہا تھا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کو نہیں جانتا۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح نے پوچھا کہ کیا تُو مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟

دیکھو ہمارے آقا کی نرمی۔ اُس نے جھڑکی نہ دی۔ اِس نرم اور سادہ سوال سے ہی وہ پطرس صحیح پٹڑی پر لایا۔

◄ صحیح پٹڑی کیا تھی؟

یہ کہ اپنی طاقت اور اپنی ہی وفاداری پر فخر مت کر بلکہ اُس کام پر جو مَیں نے تجھ سے محبت رکھنے کے باعث کیا ہے۔ پہلے میرا یہ پیار قبول کر۔ تب ہی تُو صحیح پیار کر سکے گا—مجھے بھی اور دوسروں کو بھی۔ آئندہ مت للکارنا کہ تُو ہی سب کچھ ٹھیک کرے گا۔ آئندہ یہ مان لے کہ تُو اپنی طاقت سے کچھ نہیں کر سکتا۔ آئندہ فریاد کر کہ اے خداوند، میری مدد کر تاکہ مَیں تجھے پیار کر سکوں، تیرے پیچھے چل سکوں۔

لیکن عیسیٰ مسیح کو یہ ساری باتیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بس یہ پوچھتا ہے کہ کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے۔

◄ وہ کیوں صرف یہ پوچھتا ہے کہ کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟

جو مسیح کا گھر والا بن جاتا ہے اُس کے رشتے کا بندھن محبت ہے۔ مسیح کا پیار اُسے مضبوط کر دیتا ہے اور جواب میں ہی وہ اُسے اور دوسروں کو پیار کر سکتا ہے۔ پانچواں سبق،

اچھے چرواہے کی فطرت اپناؤ

پطرس نے جواب دیا، "جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔"

عیسیٰ مسیح بولا، "پھر میرے لیلوں کو چَرا۔"

- ◄ یہ لیلے کون ہیں؟

لیلے وہ سب ہیں جو اچھے چرواہے کی بھیڑیں ہیں۔

- ◄ چَرانے کا کیا مطلب ہے؟

جس طرح عیسیٰ مسیح تمام بھیڑوں کا اچھا چرواہا ہے اُسی طرح وہ چاہتا ہے کہ پطرس چھوٹے پیمانے پر چرواہا ہو۔ وہ دوسروں سے اچھے چرواہے کا سا سلوک کرے۔ ہر شاگرد کو اچھے چرواہے کی فطرت اپنانی ہے۔

- ◄ اچھا چرواہا کیا کرتا ہے؟

وہ اپنی بھیڑوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہ ہر ایک کی فکر کرتا ہے۔ اِتنی فکر کہ اُس نے اپنی جان اپنی بھیڑوں کی خاطر دی۔ سوچ لو: اگر ہر شاگرد چھوٹے پیمانے پر اچھے چرواہے کی فطرت

اپنائے تو کتنا بھلا ہو گا۔ مثال کے طور پر اگر ماں باپ اپنے بچوں کے اچھے چرواہے ہوں تو کیا خوب۔لیکن دھیان دو: جو بھی چرواہا ہو وہ تب کام یاب ہو گا جب وہ عیسیٰ مسیح کو پیار کرے گا۔ اور وہ تب عیسیٰ مسیح کو ٹھیک طرح سے پیار کرے گا جب اُس نے اُس کا پیار قبول کیا ہو گا۔

تب عیسیٰ مسیح نے ایک اَور مرتبہ پوچھا، ”شمعون، کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ مسیح بولا، ”پھر میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔“ تیسری بار اُس نے اُس سے پوچھا، ”شمعون، کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟“

تیسری بار یہ سوال سننے سے پطرس کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، ”خداوند، آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ مسیح نے اُس سے کہا، ”میری بھیڑوں کو چَرا۔“

◄ اُس نے یہ سوال تین بار کیوں پوچھا؟

پطرس نے تین بار کہا تھا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کو نہیں جانتا۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے تین بار یہ سوال پوچھا۔ یہ عیسیٰ مسیح کا ہم سے سوال بھی ہے۔ بے شک ہم سب سے بار بار غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بے شک ہم اپنی حرکتوں سے کئی بار اُسے دُکھ پہنچاتے ہیں۔ لیکن وہ ہمیں جھڑکی نہیں دیتا۔ وہ بس یہی سوال پوچھتا رہتا ہے کہ کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟ اُس سے محبت سب کچھ ہے۔ اگر یہ پیار نہ ہو تو سب کچھ بکواس ہے، چاہے ہم کتنا اچھا کام کیوں نہ کریں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اپنی کمزوری کو مان کر اُس کا پیار قبول کریں اور پطرس کے ساتھ کہیں کہ اے خداوند، تُو تو جانتا ہے کہ مَیں تجھے پیار کرتا ہوں۔ تب ہی وہ ہمیں اچھے چرواہے کی فطرت دیتا ہے، وہ فطرت جو اُس کی مدد کے بغیر ہمارے اندر نہیں ہوتی۔ تب ہی وہ ہمیں وہ برکت دیتا ہے جو ہم اپنے زور سے پا نہیں سکتے۔ کئی بار اُس کی فطرت کو اپنانے سے بہت سخت نتیجے نکل سکتے ہیں۔

پیار کرنے کا ایک نتیجہ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو تُو خود اپنی کمر باندھ کر جہاں جی چاہتا گھومتا پھرتا تھا۔ لیکن جب تُو بوڑھا ہو گا تو تُو اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھائے گا اور کوئی اَور تیری کمر باندھ کر تجھے لے جائے گا جہاں تیرا دل نہیں کرے گا۔" (یہ بات اِس طرف اشارہ تھی کہ پطرس کس قسم کی موت سے اللّٰہ کو جلال دے گا۔) پھر اُس نے اُسے بتایا، "میرے پیچھے چل۔"

◄ عیسیٰ مسیح یہ کہنے سے کس طرف اشارہ کر رہا تھا؟

بعد میں پطرس شہید ہو جائے گا۔ قدیم تاریخی گواہ لکھتے ہیں کہ کچھ سال کے بعد اُسے صلیب پر چڑھایا گیا۔ اچھے چرواہے کے قدموں میں چلنے سے یہی نتیجہ نکلا۔

◄ آخر میں مسیح نے کیا ہدایت دی؟

میرے پیچھے چل۔ یہ صحیح پیار ہے۔ جو عیسیٰ مسیح کو پیار کرتا ہے وہ اُس کے پیچھے چلتا ہے۔ بھیڑ اپنے اچھے چرواہے کی آواز سن کر اُس کے پیچھے چلتی ہے۔ اُسے پورا بھروسا ہے کہ جہاں چرواہا چلتا

ہے وہاں مَیں محفوظ ہوں، چاہے یہ راستہ صلیب کا راستہ کیوں نہ ہو۔ چھٹا سبق،

آپسی جلن چھوڑ دو

پطرس نے مُڑ کر دیکھا کہ یوحنا اُن کے پیچھے چل رہا ہے۔ اُس نے سوال کیا، "خداوند، اِس کے ساتھ کیا ہو گا؟"

► پطرس نے یہ کیوں پوچھا؟

یوحنا، پطرس کی طرح عیسیٰ مسیح کے بہت قریب تھا۔ پطرس چاہتا تھا کہ اب عیسیٰ مسیح، یوحنا کے مستقبل کے بارے میں بھی کچھ بتائے۔ یعنی کیا اُسے بھی شہادت کا جلال ملے گا؟

لیکن مسیح نے ایسا نہ کیا۔ اُس نے جواب دیا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟ بس تُو میرے پیچھے چلتا رہ۔"

► کیا اُس نے یوحنا کے بارے میں کچھ بتایا؟

نہیں۔ اُس نے کہا کہ تجھے کیا؟ مطلب ہے دوسروں کی طرف مت دیکھنا کہ اُن کے ساتھ کیا ہو گا۔ اپنے آپ پر دھیان دے۔ میرے پیچھے چلتا رہ۔ کتنی اچھی ہدایت! ہم سب ہمیشہ اِس خطرے میں ہوتے ہیں کہ اپنے آپ کا مقابلہ اپنے ساتھیوں سے کریں۔ اِس سے ہم میں احساسِ کمتری، حسد یا اپنے آپ پر فخر پیدا ہوتا ہے۔ مسیح بس ایک ہی چیز ہم سے چاہتا ہے—یہ کہ ہم اُسے پیار کرکے اُس کے پیچھے چلیں۔ کہ ہم اچھے چرواہے کی آواز سن کر پورے بھروسے کے ساتھ اُس کے قدموں میں چلیں۔

کچھ لوگوں نے یہ بات سن کر غلط نتیجہ نکالا—یہ کہ یوحنا نہیں مرے گا۔ لیکن عیسیٰ مسیح نے یہ بات نہیں کی تھی۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟"

اب دیکھو ہم انسانوں کی غلط سوچ۔ بعد میں لوگ اندازہ لگانے لگے کہ یوحنا، مسیح کے واپس آنے تک زندہ رہے گا۔ اُن کو اِس پر دھیان دینا چاہیئے تھا کہ ہم خود کس طرح اُسے پیار کرتے ہیں، ہم

خود کس طرح اُس کے پیچھے چلتے ہیں۔ مسیح تو یہ کہنے سے اِس پر زور دے رہا تھا کہ یوحنا کی فکر مت کرنا بلکہ اپنی ہی فکر کر کہ کیا مَیں اچھے چرواہے کو پیار کرتا ہوں، کیا مَیں اُس کے پیچھے چل رہا ہوں؟ پھر بھی اُن میں سے کچھ اِس صاف بات سے فضول نتیجے نکالنے لگے تھے۔ آخری سبق،

اچھے چرواہے کی سچائی اپناؤ

پھر یوحنا لکھتا ہے،

> یہ وہ شاگرد ہے جس نے اِن باتوں کی گواہی دے کر اِنہیں قلم بند کر دیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔ (یوحنا 24:21)

◄ یوحنا کس بات پر زور دیتا ہے؟

ایک بار پھر یوحنا اِس پر زور دیتا ہے کہ جو کچھ مَیں نے سنایا ہے وہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اِس پر اَور زور دینے کے لئے وہ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔ جب

وہ 'ہم' کہتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ یہ نہ صرف میری گواہی ہے۔ بہت سارے لوگوں نے اِس کی تصدیق کی ہے۔ اگر مَیں کوئی غلط بات قلم بند کرتا تو وہ ضرور اعتراض کرتے۔ اِس لئے وہ اِس پر زور دیتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔

یہ بات ہمیں آخر میں یاد دلاتی ہے کہ جو اچھے چرواہے کا سچا شاگرد ہے اُس کی زندگی کی بنیاد اور مرکز سچائی ہے۔ اُس کی زندگی میں جھوٹ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

◄ کیا آپ کی زندگی اِس سچائی پر مبنی ہے؟

سچائی ہی ہمارے کانوں کو کھول دیتی ہے تاکہ ہم اچھے چرواہے کی پکار سن سکیں، اُس کی برکت اور تقویت پا سکیں، اُس کا پیار قبول کر کے اُس کی فطرت اپنا سکیں اور آپسی جلن کے باعث ڈوب نہ جائیں۔ آمین۔

انجیل، یوحنا 21
جھیل پر

اِس کے بعد عیسیٰ ایک بار پھر اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا جب وہ تبریاس یعنی گلیل کی جھیل پر تھے۔ یہ یوں ہوا۔ کچھ شاگرد شمعون پطرس کے ساتھ جمع تھے، توما جو جُڑواں کہلاتا تھا، نتن ایل جو گلیل کے قانا سے تھا، زبدی کے دو بیٹے اور مزید دو شاگرد۔

شمعون پطرس نے کہا، "مَیں مچھلی پکڑنے جا رہا ہوں۔"

دوسروں نے کہا، "ہم بھی ساتھ جائیں گے۔" چنانچہ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ لیکن اُس پوری رات ایک بھی مچھلی ہاتھ نہ آئی۔

صبح سویرے عیسیٰ جھیل کے کنارے پر آ کھڑا ہوا۔ لیکن شاگردوں کو معلوم نہیں تھا کہ وہ عیسیٰ ہی ہے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، "بچو، کیا تمہیں کھانے کے لئے کچھ مل گیا؟"

اُنھوں نے جواب دیا، "نہیں۔" اُس نے کہا، "اپنا جال کشتی
کے دائیں ہاتھ ڈالو، پھر تم کو کچھ ملے گا۔" اُنھوں نے ایسا کیا
تو مچھلیوں کی اِتنی بڑی تعداد تھی کہ وہ جال کشتی تک نہ لا سکے۔
اِس پر خداوند کے پیارے شاگرد نے پطرس سے کہا، "یہ تو خداوند
ہے۔" یہ سنتے ہی کہ خداوند ہے شمعون پطرس اپنی چادر اوڑھ کر پانی
میں کود پڑا (اُس نے چادر کو کام کرنے کے لئے اُتار لیا تھا۔)
دوسرے شاگرد کشتی پر سوار اُس کے پیچھے آئے۔ وہ کنارے سے
زیادہ دُور نہیں تھے، تقریباً سَو میٹر کے فاصلے پر تھے۔ اِس لئے وہ
مچھلیوں سے بھرے جال کو پانی میں کھینچ کھینچ کر خشکی تک لائے۔
جب وہ کشتی سے اُترے تو دیکھا کہ لکڑی کے کوئلوں کی آگ پر
مچھلیاں بُھنی جا رہی ہیں اور ساتھ روٹی بھی ہے۔ عیسیٰ نے اُن
سے کہا، "اُن مچھلیوں میں سے کچھ لے آؤ جو تم نے ابھی پکڑی
ہیں۔"

شمعون پطرس کشتی پر گیا اور جال کو خشکی پر گھسیٹ لایا۔ یہ جال 153 بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا، تو بھی وہ نہ پھٹا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، "آؤ، ناشتہ کر لو۔" کسی بھی شاگرد نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی کہ "آپ کون ہیں؟" کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ یہ خداوند ہی ہے۔ پھر عیسیٰ آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی اور اِسی طرح مچھلی بھی اُنہیں کھلائی۔

عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار تھی کہ وہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

پطرس سے سوال

ناشتے کے بعد عیسیٰ شمعون پطرس سے مخاطب ہوا، "یوحنا کے بیٹے شمعون، کیا تُو اِن کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔"

عیسیٰ بولا، ”پھر میرے لیلوں کو چَرا۔“ تب عیسیٰ نے ایک اَور مرتبہ پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ بولا، ”پھر میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔“ تیسری بار عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟“

تیسری دفعہ یہ سوال سننے سے پطرس کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، ”خداوند، آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”میری بھیڑوں کو چَرا۔

مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو تُو خود اپنی کمر باندھ کر جہاں جی چاہتا گھومتا پھرتا تھا۔ لیکن جب تُو بوڑھا ہو گا تو تُو اپنے

ہاتھوں کو آگے بڑھائے گا اور کوئی اَور تیری کمر باندھ کر تجھے لے جائے گا جہاں تیرا دل نہیں کرے گا۔" (عیسیٰ کی یہ بات اِس طرف اشارہ تھی کہ پطرس کس قسم کی موت سے اللہ کو جلال دے گا۔) پھر اُس نے اُسے بتایا، "میرے پیچھے چل۔"

دوسرا شاگرد

پطرس نے مُڑ کر دیکھا کہ جو شاگرد عیسیٰ کو پیارا تھا وہ اُن کے پیچھے چل رہا ہے۔ یہ وہی شاگرد تھا جس نے شام کے کھانے کے دوران عیسیٰ کی طرف سر جھکا کر پوچھا تھا، "خداوند، کون آپ کو دشمن کے حوالے کرے گا؟" اب اُسے دیکھ کر پطرس نے سوال کیا، "خداوند، اِس کے ساتھ کیا ہو گا؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟ بس تُو میرے پیچھے چلتا رہ۔"

نتیجے میں بھائیوں میں یہ خیال پھیل گیا کہ یہ شاگرد نہیں مرے گا۔ لیکن عیسیٰ نے یہ بات نہیں کی تھی۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا،

”اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟“

یہ وہ شاگرد ہے جس نے اِن باتوں کی گواہی دے کر اِنہیں قلم بند کر دیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔

خلاصہ

عیسیٰ نے اِس کے علاوہ بھی بہت کچھ کیا۔ اگر اُس کا ہر کام قلم بند کیا جاتا تو میرے خیال میں پوری دنیا میں یہ کتابیں رکھنے کی گنجائش نہ ہوتی۔